افکار معاصرین

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اخباری اطلاعات کے مطابق افغانستان میں مقیم عرب مجاہد راہنما اسامہ بن لادن جنہوں نے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں افغانستان کا جہاد عملی طور پر منظم کر کے دنیا کی دوسری سپر طاقت سوویت یونین کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا، افغانستان سے روپوش ہوگئے ہیں۔ پچھلے کئی دنوں سے اس قسم کی اطلاعات مل رہی تھیں کہ کابل کی طالبان حکومت پر دنیا کی واحد سپرپاور امریکہ نے شدید دباؤ ڈال رکھا تھا کہ اسامہ کو افغانستان سے نکال دیا جائے، امریکہ نے اسامہ پر الزام عائد کر رکھا ہے کہ افریقہ کے دو امریکی سفارت خانوں میں جو دھماکے ہوئے تھے اور جن میں دو سو افراد مارے گئے تھے، ان میں اسامہ بن لادن ملوث تھے۔ ان دھماکوں کے بعد متذکرہ الزام کے تحت امریکہ نے افغانستان میں اسامہ بن لادن کے ٹھکانوں پر کروز میزائل بھی گرائے تھے اور ان میزائلوں کی زد میں پاکستان بھی آیا تھا۔ لیکن اسامہ بن لادن کو خدا نے محفوظ رکھا۔ اس تمام عرصے میں افغانستان نے امریکہ کے دباؤ کو قبول نہ کیا اور اسامہ بن لادن کو اپنا مہمان قرار دیتے ہوئے ان کی ہر طرح حفاظت کا عہد نبھایا۔ اسامہ کے روپوش ہوجانے کے بعد بھی افغانستان کا موقف یہ ہے کہ ان کی نقل مکانی امریکی دھمکی کی وجہ سے عمل میں نہیں آئی بلکہ یہ اسامہ کا ذاتی فیصلہ تھا۔ بہرحال اسامہ کا یوں روپوش ہونا عالم اسلام کی اجتماعی کمزوری کا اظہار ہے کہ وہ امریکہ کو امتیازی کاروائیوں سے باز رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ دوسری طرف امریکہ کے حالیہ بیانات میں جو دھمکیاں دی جا رہی تھیں ان کا واضح رخ افغانستان اور اسامہ بن لادن کی طرف ہی تھا۔ ایک رپورٹ کے مطابق اسامہ بن لادن نے بھی اس بات کو قبول نہیں کیا کہ ان کی موجودگی کی وجہ سے افغانستان کی سرزمین کو پھر امریکی طیارے بمباری کا نشانہ بنائیں جس سے خلق خدا کو تباہی، بربادی، گوناگوں پریشانیوں، جانی نقصان اور اموات کے آزار سے بھی گزرنا پڑے۔ اس زاویے سے دیکھیں تو اسامہ بن لادن کا فیصلہ درست قرار دیا جائے گا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت مسلم امہ کو اسامہ بن لادن کی زندگی کی ضرورت ہے۔ جب وہ افغانستان میں موجود تھے تو مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں میں وہ زبردست اخلاقی قوت کے مظہر تھے۔ افغانستان سے روسیوں کے انخلاء میں انہوں نے اسلامی جذبہ جہاد، اپنی ولولہ انگیز قیادت سے تازہ کیا اور سربکف مجاہدوں کی ایسی جماعتیں پیدا کیں جو رنگ، قوم اور وطن کے تصور سے ماوراء صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اسلام کی سربلندی، مسلمانوں کی آزادی اور ظلم کے خلاف جہاد پر آمادہ ہو جاتی تھیں۔ فی الحال یہ تو معلوم نہیں کہ اسامہ بن لادن نے کس جگہ پناہ حاصل کر رکھی ہے۔ عراق کے صدر صدام حسین نے انہیں اپنے ملک میں قیام کی دعوت دی تھی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے چیچنیا کے کسی نا معلوم مقام کو اپنا مستقر بنایا ہے۔ تاہم وہ جہاں بھی ہیں اللہ کے فضل و کرم سے زندہ و سلامت ہیں اور امریکہ ایک ایسے الزام کے تحت جس میں اسامہ بنلادن کے ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، انہیں موت کا نشانہ نہیں بنا سکا۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو اسامہ بن لادن کی زندگی اور سلامتی کے لیے خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں۔ امریکہ نے بلاجواز انہیں اپنا دشمن قرار دے کر خود اپنی سیاسی دانش کو داغدار کر لیا ہے۔ امریکہ کو یہ باور کر لینا چاہیے کہ اسامہ بن لادن اب صرف ایک شخصیت نہیں رہے بلکہ وہ جدوجہد اسلام کی ایک تحریک بن چکے ہیں اور یہ تحریک ہمیشہ زندہ رہے گی اور اب یہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اسامہ بن لادن کا وجود اور ان کی زندگی، اس تحریک کو ولولہ تازہ دیتی رہے گی۔ کیونکہ "اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی"

(ادارتی شذرہ نوائے وقت لاہور ۱۵ فروری ۹۹ء)

پاکستان میں مسلح عیسائی فورس؟

برطانوی اخبار "انڈی پینڈینٹ" نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان میں عیسائی نوجوان مسلمانوں کی عسکری تحریکوں کے کیمپوں میں فوجی تربیت کے حصول کے لیے داخل ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ جو "امتیازی" سلوک ہو رہا ہے اس کے خلاف دفاع کے لیے انہوں نے عیسائی طالبان بنالی ہے اور مسلمانوں کی طرز پر مسلح دفاعی تنظیموں کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔ اخبار نے اس حوالے سے توہین رسالت کے قانون کا بھی ذکر کیا ہے۔ اخبار نے ایک عیسائی کے خیالات بھی شائع کیے ہیں جس نے ۳۵ دیگر عیسائی نوجوانوں کے ساتھ مل کر اسلامی نام اختیار کیے اور دو اسلامی تنظیموں سے تربیت حاصل کی۔ اسی طرح پاکستانی عیسائی برادری کے ایک پادری کے حوالے سے بھی کہا گیا ہے کہ کیتھولک چرچ کو اس رجحان پر تشویش ہے۔

(نوائے وقت لاہور ۱۳ فروری ۹۹ء)